زاہد محمود زاہد (جکڑالہ)

کاش کوئی ہمیں سمجھائے!

ہم مسلمان ہیں ہم اللہ تعالی کی وحدانیت کا اقرار کرنے والے ہیں۔ ہم اس کے پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول تسلیم کرتے ہوئے اس کی عقیدت اور محبت کے سب سے بڑے دعویدار ہیں اللہ کے بعد اگر ہم کسی کی محبت میں شدت سے گرفتار ہیں تو وہ صرف رسول عربی ﷺ ہی کی مقدس ومطہر اور پاکیزہ ذات ہے ہم ہر چیز برداشت کر سکتے ہیں لیکن اللہ کے اس آخری رسول کی شان میں بال برابر گستاخی ہمارے خون وجگر میں آگ کے الاؤ روشن کر دیتی ہے اور ہمیں اس وقت تک قلبی سکون نہیں ملتا جب تک کہ اپنے پیغمبر ﷺ کے گستاخ کے ناپاک وجود سے اس دھرتی کو پاک نہیں کر دیتے اس کے بدلے میں اگر ہمیں پھانسی کے پھندے پر بھی جھولنا پڑے تو اس کو دنیا کی سب سے بڑی سعادت جان کر جھول جاتے ہیں۔

ہم اللہ کے مقدس رسول ﷺ پر نازل کردہ مقدس کتاب قرآن مجید کو آخری آسمانی کتاب جان کر اس کے ایک ایک حرف کی حقانیت پر یقین رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کو اپنے لیئے توشۂ آخرت جانتے ہیں کیونکہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ قرآن ایک مکمل لائحہ عمل ہے ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ اللہ کے پیارے پیغمبر کو جو دین اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا وہ بھی مکمل ضابطۂ حیات ہے ہمیں اس بات کے حقیقت ہونے میں رائی برابر بھی شک نہیں کہ ہمارے معاشرے میں موجود بگاڑ کی اصل وجہ ہماری دین سے دوری ہے۔ اور یہ کہ اس بگاڑ کو سنوار میں بدلنے کیلئے ضرورت صرف اسی چیز کی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اسلام کے مکمل ضابطہ حیات کے تابع کر دیں کیونکہ ہمیں اس بات پر پوری طرح یقین ہے کہ اس دنیا میں اگر کوئی اکمل اور مکمل ذات گزری ہے تو وہ صرف محمد عربی ﷺ کی ذات اقدس ہے اور اسی کی سیرت طیبہ پر عمل کر کے ہی ہم اپنی دنیا اور آخرت کو سنوار سکتے ہیں ہم یہ یقین بھی رکھتے ہیں کہ ہماری کامیابی کا راز صرف یہی ہے کہ ہم انسان کامل ﷺ کی سیرت کے ہر پہلو پر پوری طرح عمل کریں اور یہ بھی یقین ہے کہ اس پیغمبر صادق ﷺ کے طرز زندگی سے روگردانی ہمیں ذلت وپستی کی اتھا گہرائیوں میں لے جائیگی اور ذلت وپستی کی ان اتھاہ گہرائیوں سے نکلنے کیلئے دامنِ محمدی ﷺ سے وابستگی بہرحال ضروری ہے۔

یہ تو ہماری ایک صورت ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ ہمارا عمل ہمارے دعوے کے بالکل خلاف ہے ہماری شکل وصورت ہمارے فاسق اور فاجر ہونے کا واشگاف طور پر اعلان کر رہی ہے ہماری زندگی کے ہر دن کا آغاز نبی مکرم ﷺ کی پیاری صورت سے بغاوت کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے ہوتا ہے ہم صبح سویرے نبی مقدس ﷺ کے خوبصورت چہرے سے نفرت کا اظہار اس بہیمانہ انداز میں کرتے ہیں کہ داڑھی کو شہید کر کے اس کو پیشاب کی نالی میں بہا دیتے ہیں اور

پھر آئینے میں مجوسیوں کا سا چہرہ دیکھ کر اپنے آپ کو خوبصورت جان کر کندھے اچکاتے ہیں اور شیطان کو قریب کھڑے مسکرانے کا پورا موقع دیتے ہیں اور اس سے ہمارے دعویٰ عشق رسالت پر بھی کوئی حرف نہیں آتا۔

ہماری ہر مسجد سے ہمیں دن میں پانچ دفعہ بلایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی فلاح اور کامیابی کا مژدہٗ جانفزا سنایا جاتا ہے لیکن ہمارے قدم مسجد کی جانب چلنے سے گریزاں ہی رہتے ہیں اور مسجد کے در و دیوار اپنی ویرانی پر روتے نظر آتے ہیں اور ہمیں اس کا کبھی احساس بھی نہیں ہوتا لیکن اگر کبھی ہمارے ملک کے اسٹیڈیم ہمیں اپنی طرف بلانے کیلئے ہلکا سا اشارہ بھی کر دیں تو ہم اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو ساتھ لیکر ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر غیر محرم مردوں کے ساتھ اختلاط کا پورا پورا موقع مہیا کرتے ہیں اور سارا دن نبی مکرم ﷺ کی نافرمانی میں گزارتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم عزت دار اور غیرت مند کہلانے میں کوئی عار نہیں سمجھتے۔

ہم اپنی اولاد کو لارڈ میکالے کے دیئے گئے نظامِ تعلیم سے متصف کر کے روشن خیالی اور موجودہ دور سے ہم آہنگی کا تمغہ سجائے ہوئے پھولے نہیں سماتے لیکن محمد عربی ﷺ کے ورثے کی حفاظت کو اور قرآن و حدیث کی تعلیم کے حصول کو دقیانوسی اور عصبیت کا نام دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم چار آدمیوں میں، عشق رسول ﷺ کے دعویٰ پر زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے نہیں تھکتے ہم اپنے صحت مند بچے کو ڈاکٹر اور پائلٹ بنوانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور دینی تعلیم کے لئے اپنی لولی لنگڑی اولاد کو وقف کر کے دین کا سب سے بڑا محب کہلواتے ہیں۔

ہم معاملات زندگی میں اسلام کے دیئے گئے ہر حکم کو پس پشت ڈال کر خیانت اور بے ایمانی کے مرتکب ہوتے ہیں رشوت اور ملاوٹ کو اپنی زندگی کا شعار بناتے ہیں اور لوگوں کو فریب اور دھوکہ دے کر خوش ہوتے ہیں اور ان کی سادگی کا مذاق اڑاتے ہیں شیطانی روح کی غذا موسیقی سن کر ہمارے مردہ دلوں میں جان آ جاتی ہے لیکن قرآن سننے کو صرف ''مولویٰ'' کا کام سمجھتے ہیں اگر بالفرض کسی ایسے گھر میں چلے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہو تو وہاں بیٹھ کر بہت ہی ''بور'' ہوتے ہیں اپنے اردگرد عریانی و فحاشی کو دندناتا دیکھ کر ہمارے ماتھے پر شکن تک نہیں آتی بلکہ اس مردود عمل کی معاونت کیلئے پوری کوششیں کرتے ہیں اگر مائیکل جیکسن اور میڈونا ہمارے ملک میں آ جائیں تو ان کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں لیکن کسی عالم دین سے ہاتھ ملانا بھی انتہا پسندی اور پرلے درجے کی حماقت سمجھتے ہیں غرض یہ کہ سود ہم کھاتے ہیں اور گھروں میں ٹی وی رکھ کر اپنے بچوں کو اسلام سے بیزار اور کفر سے پیار کرنے کا پورا موقع دیتے ہیں لیکن اولاد کا آوارہ گرد اور نافرمان ہونے کا گلہ بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود اپنے مسلمان ہونے کا ڈھنڈورا پوری قوت سے پیٹتے ہیں۔ کاش! ہمیں کوئی سمجھائے کہ ہماری نجات کیلئے صرف دعویٰ ہی کچھ نہیں بلکہ اس کیلئے عمل کی شرط لازمی ہے اور جب تک ہمارا دعویٰ اور عمل ایک نہیں ہو جاتا ہماری کامیابی کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔